السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے پاس دس تولے سونے کے زیورات تھے جو میں نے ایک گھریلو ضرورت کے پیش نظر فروخت کردیئے ہیں، میں نے ان کی زکوۃ ادا نہیں کی تھی، اب مجھے شریعت کیا حکم دیتی ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں میری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونے کے زیورات اگر نصاب کو پہنچ جائیں تو ان میں زکوۃ واجب ہوجاتی ہے، اگر کسی کو زکوۃ کے وجوب کا علم نہیں تھا، پھر انہیں فروخت کیا ہے تو اس صورت میں زکوۃ نہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر آپ کو اس کے وجوب کا علم تھا اور دیدہ دانستہ طور پر اس سے پہلو تہی کی ہے تو اڑھائی فیصد کے حساب سے اس کی زکوۃ ادا کی جائے اور اگر کئی سالوں سے زکوۃ ادا نہیں کی تو مارکیٹ میں سونے کی قیمت کے حساب سے ان زیورات سے زکوۃ ادا کرنا ہوگی اور اگر اس کے وجوب کا علم آخری سال ہوا پھر انہیں فروخت کردیا اور زکوۃ ادا نہیں کی تو ایک سال کی زکوۃ ادا کردی جائے۔ ان کی زکوۃ آپ خواہ ادا کریں یا آپ کے مشاورت سے آپ کا خاوند اپنی گرہ سے دے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح آپ کا بھائی، باپ اور بیٹا بھی آپ کی اجازت سے زیورات کی زکوۃ ادا کرسکتا ہے، بہر حال اس فرض کی ادائیگی ضروری ہے خواہ آپ خود ادا کریں یا آپ کی اجازت سے کوئی دوسرا ادا کردے، مسئلہ کی نوعیت یکساں رہے گی۔ (واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:182

محدث فتویٰ